



Gillette جو پیچھے چھوڑ جاتا ہے

(اُن کی نظر سے جو پھر روانہ ہوتے ہیں)

“کلینک مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ خیال رکھنے والی برادری انسانوں کو سہارا دیتی ہے۔”

I۔ جو باقی رہتا ہے

میں تفریحی کمرے میں تھا، وہ کمرہ جو مریضوں کے لیے سہ پہر کے آرام، سگریٹ اور گپ شپ کے واسطے کھلا رہتا ہے — اور ہم ساتھ آنے والوں کے لیے بھی، جو اپنے بیماروں کو واپس گھر لے جانے کے انتظار میں تھے۔

میں بے چین نہ تھا، مگر چونکا تھا: یہ دیکھتا ہوا کہ آدمی بیماری کے اندر کیسا نازک ہو جاتا ہے، ایسی بیماری جو اکثر معذور کر دیتی ہے اور جس سے فرار نہیں، ایسی بیماری جو کسی کی عمر نہیں دیکھتی۔

پانچ مرد تھے اور ایک عورت، سب وہیل چیئروں پر بیٹھے ہوئے۔ وہ میری طرف مڑے اور پوچھنے لگے کہ میری عمر کیا ہے، میں کیا کام کرتا ہوں، کن چیزوں سے میرا واسطہ رہتا ہے، میرا اصل میلان کیا ہے، اور آخر میں وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ سیاست اور مذہب کے بعض سوالوں پر، اور چند عوامی شخصیات کے بارے میں، میں کیا سوچتا ہوں۔

اُن کی آنکھیں بھی ہوئی تھیں، اُس آدمی کی آنکھیں جو بس روشنی کے گل ہونے کا انتظار کر رہا ہو۔ اور میں نے، اس کے بجائے، وہی روشنی پھر سے جلا دی۔

لوگوں کے ساتھ رہنے کا میرا یہی ڈھنگ ہے: انہیں مسکرا نے پر آمادہ کر دینا۔ میں اداکار نہیں ہوں، نہ کلینک کا مسخرہ — بس ایک آدمی ہوں، بہتوں جیسا، مگر روٹی جتنا عام نہیں۔

پھر انہوں نے مجھ سے کوئی قصہ سنانے کو کہا۔ اور یہاں مجھے قاری سے سچ کہنا ہے: جو قصہ میں نے سنایا وہ کوئی شائستہ لطیفہ نہ تھا، اور میں اُسے کسی اور جگہ ہرگز نہ سناتا۔ مگر وہاں، اُس کمرے میں، زندگی نے جو کچھ اُن سے چھین لیا تھا اُس پر ہنسنے کی اجازت دینا اُنہی کا حق تھا، اور دینی بھی خود اپنے آپ کو تھی۔ اور انہوں نے مجھ سے یہی مانگا۔ سو میں اُسے ویسا ہی بیان کرتا ہوں جیسا وہ تھا، کیونکہ اُسے پوری طرح دھو مانجھ کر پیش کرنا اُن سے غداری ہو گی۔

آپ کو ایک آدمی کا قصہ سناتا ہوں — میں نے کہا — جو وہیل چیئر پر تھا، نہ بازو نہ ٹانگیں، اور جس نے ایک دن رشتے کرانے والی ایک ویب سائٹ پر ایک اشتہار کا جواب دیا۔

اور اگر کوئی نہ مسکرائے، میں نے ساتھ ہی کہا، تو قصور میرا نہیں: اس کا مطلب بس یہ ہو گا کہ آج اُس کا دن نہیں۔

ایک بہت امیر عورت، خاصی عمر رسیدہ — کوئی اسی برس کی — اپنی پینتالیس سالہ بھانجی کی مدد سے شوہر ڈھونڈ رہی تھی۔ مگر زندگی نے اُسے جو کچھ سکھایا تھا اُس کے بعد اُس کے ذہن میں بالکل صاف تھا کہ اُسے کیسا مرد چاہیے: ایسا جو کبھی ہاتھ نہ اٹھائے، ایسا جو گھر میں ٹکا رہے، اور — یوں کہہ لیں — فراخ ناپ کا مرد۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ اُس نے اپنے سامنے اسی آدمی کو پایا، وہیل چیئر پر، نہ بازو نہ ٹانگیں، مگر جوان اور خوبرو، جو اشتہار کے جواب میں امیدوار بن کر آیا تھا۔ اُس نے اُس کا انٹرویو لیا۔

اُسے ایسا مرد چاہیے تھا جو کبھی ہاتھ نہ اٹھائے: اور اس کے بازو ہی نہ تھے۔ پہلا نکتہ اس کے حق میں۔

اُسے گھر سے لگا رہنے والا، خاموش طبع مرد چاہیے تھا: اور یہ ٹانگوں کے بغیر، اپنی کرسی پر تھا۔ دوسرا نکتہ اس کے حق میں۔

اور آخر میں اُس نے اسے بتایا کہ اُسے ایسا مرد چاہیے جسے قدرت نے خوب نوازا ہو۔ اور اس نے پوری سنجیدگی سے جواب دیا: ”محترمہ... اور آپ کے خیال میں میں نے دروازہ کس چیز سے کھٹکھٹایا تھا؟“

اس پر پانچوں مرد قہقہے مار کر ہنس پڑے، اور اُن کی ہنسی رکنے میں نہ آتی تھی۔ مگر عورت سنجیدہ رہی، بے تاثر۔ اور میری ساری توجہ اُسی کی طرف چلی گئی۔

اُس کے لیے میرے پاس قصے کا کوئی دوسرا روپ نہ تھا، میں نے کچھ تیار نہیں کیا تھا۔ مگر اچانک ایک خیال کوندا: میں نے اُس سے کہا کہ اگر وہ چاہے تو میں اُسے اُمیدوار کا فون نمبر دے دوں گا۔ اُس کی آنکھیں چمک اٹھیں، وہ مسکرائی، اور بولی: ہاں، ہاں۔

میں نے اُس سے ایک مسکراہٹ جیت لی تھی۔ میں اپنے مقصد کو پہنچ گیا تھا۔ اُس لمحے میں سے بس یہی باقی رہا — اور یہی کافی تھا۔

جب میں اُس ادارے سے نکلا تو سب نے مجھ سے پوچھا کہ میں دوبارہ کب آؤں گا، اور کیا میرے پاس اور قصے بھی ہیں۔

II۔ اختتامیہ

لوگ سمجھتے ہیں کہ جو باقی رہتا ہے وہ ایک میڈیکل فائل ہے، ایک ایکس رے، گھر پر جاری رکھنے کا کوئی علاج، یا کاغذ کے پرزے پر جلدی میں گھسیٹا ہوا کوئی فون نمبر۔

وہ غلطی پر ہیں۔

جب کوئی شخص کسی ادارے سے رخصت ہوتا ہے تو جو کچھ اُس کے علاج میں کام آیا، اُس میں سے تقریباً کچھ بھی ساتھ نہیں لے جاتا۔

وہ لوگوں کو ساتھ لے جاتا ہے۔

آوازوں کو ساتھ لے جاتا ہے۔

عادتیں۔

راہداریاں۔

اوقات۔

وہ چہرے جو ہفتوں، یا مہینوں، اُس کی زندگی کے وقت پر اپنا نشان لگاتے رہے۔

طب محافظ خانوں میں رہ جاتی ہے۔

یاد دوسرا راستہ لیتی ہے۔

اور میں اُسی یاد کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

III۔ مصنف کا صفحہ

یہ تحریر کسی کی فرمائش پر نہیں لکھی گئی۔

یہ بیچی نہیں گئی۔

یہ تجارتی مقاصد کے لیے تیار نہیں کی گئی۔

یہ اس لیے لکھی گئی کہ بحالی کی، انسانی وقار کی اور انسانوں کے باہمی رشتے کی قدر کی گواہی دے۔

واحد معاوضہ جو مانگا گیا ہے، ایک علامتی ڈالر ہے — کام کی قیمت کے طور پر نہیں، بلکہ نگہداشت، امید اور ذمہ داری کی ثقافت سے مشترکہ وابستگی کی گواہی کے طور پر۔

فرڈیننڈو

Gillette ← PDF، مریض کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے · رابطہ